



سوال

(793) بلوغت کے بعد کسی کا عقیدتہ کرنا یا ایصالِ ثواب کے لیے پمفلٹ چھپانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ میرے ہاں ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئی اور ان دونوں کا عقیدتہ کرنے کے لیے میرے پاس گنجائش نہیں تھی تو وہ بڑے ہو گئے اور اب 16، 19 سال کے ہو گئے ہیں اور میں ان کی والدہ سے الگ ہو چکا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان دونوں کا عقیدتہ کرنا ضروری ہے اور میں نے ابھی تک ایسا نہیں کیا کیونکہ میرے والد نے میرے عقیدتہ کا اہتمام بھی نہیں کیا تھا تو کیا میں ذخیرہ کرتے ہوئے اپنے تمام کا عقیدتہ کر سکتا ہوں؟ کیونکہ میں ہر لچھے کام میں اپنی حالت کو درست کرنے کے لیے اللہ عزوجل کے قریب ہونا چاہتا ہوں یا کہ وہ ہم سے ختم ہو چکا ہے اور اس کا ہمیں فائدہ نہیں ہوگا؟ اور کیا اگر میں کچھ پمفلٹ اور کتابچے تیار کرواؤں اور ان کی نشر و اشاعت بھی مکمل ہو جائے اس مقصد کے لیے کہ یہ ان کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان دونوں کو فائدہ دے کر ان کی حالت کو درست کر دے کیا وہ صدقہ جاریہ فائدہ دے گا؟ یا میں کون سا کام کروں کہ اللہ مجھے ہدایت دے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اکثر علماء کے مذہب کے مطابق عقیدتہ سنت ہے صرف اہل ظہاہر اور تابعین میں سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واجب قرار دیا ہے اور عقیدتہ کو واجب کرنے والے نے سلمان بن عامر رضی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلق بیان کیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب سنن نے موصول بیان کیا اور اس کی سند صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَعَ الْغُلَامِ عَقِيدَتُهُ فَأَبْرَأْتُهُمَا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى" [1]

"بچے کے ساتھ عقیدتہ ہے اس سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی دور کرو۔" فَأَبْرَأْتُهُمَا (خون بہاؤ) یہ حکمی فعل ہے اور حکم واجب ہونے کو چاہتا ہے اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب سنن کے نزدیک ثابت ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے اور ایسے ہی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سمرقہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُلُّ غُلَامٍ رِيئَةٌ بِعَقِيدَتِهِ مُذْنَجٌ عَنْهُ يَوْمَ السَّبْعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ" [2]

"ہر بچہ عقیدتہ کے بدلے گرومی رکھا ہوا ہے اس کے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے گا اور اس میں نام رکھا جائے گا اور اس کے سر کو منڈھا یا جائے گا۔"



امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یعنی جب وہ عقیدت کیے بغیر فوت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کے حق میں سفارش نہیں کرے گا اور کچھ اہل علم کا کہنا ہے ہر بچہ اپنے عقیدت کے بدلے گرومی ہے یعنی عقیدت کرنے تک اس کا نام نہ رکھا جائے اور سر نہ منڈھایا جائے تاکہ کہا جائے یہ فلاں کا عقیدت ہے اللہ کے نام کے ساتھ اسے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اور کچھ اہل علم کا موقف ہے کہ عقیدت سنت مستحب ہے اور واجب نہیں اور یہی درست ہے کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند سے بیان کیا ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے باپ اور ان کا باپ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً اللہ تمہارے حقوق (نافرمانی) کو ناپسند کرتا ہے" تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں لیکن ہم آپ سے اپنے میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَنْتَك عَنْ وَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، عَنِ الْغُلَامِ شَتَانٍ مَكَافَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ" [3]

"جو اپنے بچے سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو کر گزرے بچے سے برابر کی دو بکریاں اور بچی سے ایک بکری۔"

تو عقیدت مستحب ہوا لیکن آپ ملاحظہ کریں کہ عقیدت کے بارے میں آنے والی احادیث کا تعلق اس فرمان سے "الغلام والجارية" (بچہ اور بچی) ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنِ الْغُلَامِ شَتَانٍ مَكَافَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ" [4]

"بچے سے دو برابر کی بکریاں اور بچی سے ایک بکری ہے۔"

اسی طرح یہ بلوغت سے پہلے کے ساتھ مشروط اور خاص ہے اسی بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: يُنْدَخُ غَنَهُ يَوْمَ السَّابِعِ اس سے ساتویں دن ذبح کیا جائے "یہ وقت مقرر کرنے کے لیے نہیں یہ اختیار کے لیے ہے اور پسندیدہ وقت یہ ہے کہ اسے ساتویں دن ذبح کیا جائے لیکن اگر ساتویں دن کے بعد ذبح کیا جائے تو یہ جائز ہے جب تک بچہ اور بچی بالغ نہ ہوں تو اگر وہ بالغ ہو جائیں تو جسے ان دونوں کے عقیدت کا خطاب کیا گیا ہے وہ ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد ان کے لیے یہ جائز ہو گا کہ اپنی طرف سے عقیدت کر لیں لیکن یہ بلاشک نہیں کہ یہ احادیث بچے اور بچی کے ساتھ خاص ہیں البتہ بڑے کا اپنا عقیدت کرنا دلیل کا محتاج ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ والی حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا عقیدت کیا کمزور حدیث ہے اسے دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

پمفلٹ اور کتابچوں کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے بائنا صدقے کی طرح ہی ہے نیز علم ان لوگوں میں عام کرنا جو وہ کتابچے اور پمفلٹ خرید ہی نہیں سکتے تو یہ ایک مفید کام ہے بشرطیکہ اس میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی ہو۔ (فضیلت الشیخ محمد بن عبدالمقصود)

[1] - صحیح البخاری رقم الحدیث (5154)

[2] - صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2837)

[3] - صحیح سنن النسائی داؤد رقم الحدیث (4212)

[4] - صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2837)



حذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 710

محدث فتویٰ